کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں
کہ ہمارے یہاں سردیوں میں مساجد میں قبلہ کی طرف ہیٹر جلا کر ان کے سامنے نماز پڑھی جاتی ہے
کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت سے کراہت سمجھ میں آتی ہے۔ کیونکہ اس کی مثال "جمر"
یعنی انگارے کے ساتھ دی ہے۔ کما فی الدر المختار مع رد المحتار ص ۶۵۲ ج ۱۔

أو نار توقد، لأن المجوس إنما تعبد الجمر لا النار الموقدة تنبیہ
قال الشامی تحت قولہ "تنبیہ" ..... وظاهره أن الكراهة في
الموقدة متفق عليها كما في الحمر تأمل۔

برائے کرم اس بارے میں تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔ سائل: احمد علی

الجواب حامداً ومصلیاً

ہیٹر کے سامنے نماز پڑھنے میں کراہت ہے یا نہیں؟ اور
ہیٹر کی مشابہت "نارِ موقدہ" (بھڑکتی ہوئی آگ) سے ہے یا "جمر"
(انگاروں) سے؟ اس بارے میں صاحبِ "البحر الرائق" اور صاحبِ
"تبیین الحقائق" نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے، اور اسی سے ملتی
جلتی بات صاحبِ "کفایہ" نے بھی علامہ ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ سے
نقل کی ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آگ کے سامنے نماز
پڑھنا صرف اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ آگ اسی انداز

۳۰
۹۷۱
۶/۲
۲۸
۶/۲۰
۲۸۷

نام و پتہ مستفتی

مضمون سوال و جواب

سے نمازی کے سامنے رکھی ہوئی ہو جس انداز سے مجوسی لوگ اس کو عبادت کرتے ہوئے اپنے سامنے رکھتے ہیں، اور اگر آگ نمازی کے سامنے مجوسیوں کے عبادت کے انداز سے رکھی ہوئی نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (کما فی العبارۃ الأولیٰ والثانیۃ والثالثۃ)۔

اور انہی عبارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مجوسی عبادت کے وقت آگ کو آتشدان (کانون) وغیرہ میں سامنے رکھتے ہیں، لہٰذا اگر آگ نمازی کے سامنے تنور یا آتشدان وغیرہ میں ہو تو نماز مکروہ ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔

البتہ عبارات فقہاء اس میں مختلف ہیں کہ مجوسی "جمر" (انگاروں) کی عبادت کرتے ہیں یا "نارِ موقدہ" (بھڑکتی ہوئی آگ) کی؛ چنانچہ "قنیہ" کے حوالے سے صاحبِ "درِ مختار" نے اور صاحبِ "النہر الفائق" نے اور علامہ ظہیر الدین رحمہ اللہ سے صاحبِ "کفایہ" نے "جمر" کی عبادت کرنے کو نقل کیا ہے (کما فی العبارۃ الرابعۃ والخامسۃ والسادسۃ والسابعۃ)۔ جبکہ صاحبِ "فتح القدیر" اور صاحبِ "البرہان" کی عبارات سے "نارِ مضرمہ" (بھڑکتی ہوئی آگ) اور "جمر" دونوں کی عبادت کرنا معلوم ہوتا ہے (کما فی العبارۃ الثامنۃ و التاسعۃ) البتہ اکثر فقہاء حنفیہ کی کتب میں "نارِ موقدہ" کی عبادت کرنے کا ذکر ہے بلکہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تو "البنایۃ" میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ مجوسی صرف "نارِ موقدہ" کی ہی پرستش کرتے ہیں (کما فی العبارۃ العاشرۃ و الحادیۃ عشرۃ و الثانیۃ عشرۃ و الثالثۃ عشرۃ و الرابعۃ عشرۃ و الخامسۃ عشرۃ و السادسۃ عشرۃ)۔

بہرحال ہیٹر کو "جمر" کے مشابہ قرار دیا جائے یا "نارِ موقدہ"

مضمون سوال وجواب

کے ، دونوں صورتوں میں نماز مکروہ نہیں ہوگی ، کیونکہ ہیٹر کی آگ اس انداز سے نہیں ہے جس انداز سے مجوسی عبادت کے وقت اسے سامنے رکھتے ہیں ، تاہم اگر اس میں کراہیت ہونے کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی سردی کے موسم میں ضرورت کی بناء پر اس کی گنجائش ہوگی ، جیساکہ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں چہرہ چھپانے کو مجوسیوں سے مشابہت کی وجہ سے مکروہ بتایا ہے اور بوقتِ ضرورت اس کی گنجائش بیان کی ہے۔ (کما فی العبارۃ السابعۃ عشر) ۔ لہٰذا مساجد میں سردی کی ضرورت کی بناء پر ہیٹر سامنے لگاکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے ، تاہم بہتر یہ ہے کہ ہیٹر کو سامنے رکھنے کی بجائے دائیں بائیں رکھ لیا جائے ، یا سامنے کی دیوار میں ذرا اونچی جگہ پر نصب کر لیا جائے تاکہ اس میں کسی قسم کی کراہیت کا شائبہ بھی نہ رہے ، جیساکہ "فتاوی الحجۃ" کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ (کما فی العبارۃ الثامنۃ عشر)۔

العبارات الفقهية

العبارة الأولى

وفي البحر الرائق:

(قوله: أو شمع أو سراج): لأنها لا يعبدان، والكراهة باعتبارها، وإنما يعبدها المجوس إذا كانت في الكانون وفيها الجمر أو في التنور، فلا يكره التوجه إليها على غير هذا الوجه، وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه إلى الشمع أو السراج، والمختار أنه لا يكره، وينبغي أن يكون عدم الكراهة متفقاً عليه فيما إذا كان الشمع على جانبيه كما هو المعتاد في مصر المحروسة في ليالي رمضان للتراويح.

عنوان
تبویب

مضمون سوال وجواب

(۵۹/۲، دار إحیاء التراث العربی)۔

العبارة الثانیة

وفی تبیین الحقائق:

قال رحمه الله: (أو شمع أو سراج) لأنهما لا یعبدان والکراهة باعتبارها، وإنما تعبدها المجوس إذا کانت فی الکانون وفیها الجمر أو فی التنور، فلا یکره التوجه إلیها علی غیر ذلک الوجه۔ (۲۱۷/۱، دار الکتب العلمیة)۔

العبارة الثالثة

وفی الکفایة:

وقوله: علی ما قالوا، إیذان بخلاف البعض، و ذکر الإمام الترتاشی رحمه الله: واختلف فیمن صلی وبین یدیه شمع أو سراج، فقیل: یکره کما لو کان بین یدیه کانون فیه جمر أو نار موقدة، والصحیح أنه لا یکره، لأن الشمع والسراج لا یعبده أحد، وعن ظهیر الدین رحمه الله: الأصل أن کل ما یقع تشبهاً بهم فیما یعظمونه یکره الاستقبال فی الصلوٰة إلیه وهم یعبدون الجمر بدون الضرام، إلا أن الاستقبال إلی الضرام یکره، لأنه لا ینفک عن الجمر، و قالوا أیضاً: یکره الصلوٰة إلی تنور مفتوح الرأس فیه نار۔ (۳۶۳/۱، تحت فتح القدیر)۔

العبارة الرابعة

وفی الدر المختار:

(و) لا یکره (صلاة إلی ..... و) لا إلی (مصحف

نام و پتہ مستفتی

مضمون سوال و جواب

أو سيف مطلقاً أو شمع أو سراج) أو نار توقد؛ لأن المجوس إنما تعبد الجمر لا النار الموقدة، قنية (۱/۶۵۲).

العبارة الخامسة

وفي النهر الفائق:

(و) كذا لا تكره الصلوٰة (إلى ... أو شمع أو سراج) هذا هو المختار كما في غاية البيان، وقيل: يكره؛ كما لو كان بين يديه جمر أو نار توقد، قال الترجاشي: وهو الأصح؛ لأنها لا يعبدها أحد؛ وفي القنية: المجوس يعبدون الجمر لا النار الموقدة حتى لا تكره إلى النار الموقدة، انتهى. (۱/۲۸۶، قديمي كتب خانه).

العبارة السادسة

وفي القنية:

ولا يكره الصلوٰة مستقبل السراج المتّقد، في الصحيح أنه لا يكره أن يصلّي وبين يديه شمع أو سراج؛ لأنه لم يعبدها أحد، والمجوس يعبدون الجمرة لا النار الموقدة، حتى قيل: لا يكره إلى النار الموقدة.

(ورق ۸۹، صفحة ۲۰۴، مخطوط مصوّر)

العبارة السابعة

وفي مراقي الفلاح:

(و) يكره (أن يكون بين يديه) أي المصلّي (تنوّر

(جاری ہے ....)

أو كالنون فيه جمر) لأنه يشبه المجوس في حال عبادتهم لها، لا شمع وقنديل وسراج في الصحيح لأنه لا يشبه التعبد. (ص٣٦٢، على حاشية الطحطاوي، قديمي كتب خانه)

العبارة الثامنة

وفي الهداية:

.... وصار كما إذا صلّى إلى شمع أو سراج على ما قالوا،

وفي فتح القدير:

(قوله: على ما قالوا) يشعر بالخلاف، وقيل: يكره والصحيح الأوّل لأنهم لا يعبدونه، بل الضرام جمراً أو ناراً. (١/٣٦٣، مكتبه رشيديه كوئٹه)

العبارة التاسعة

وفي البرهان شرح مواهب الرحمٰن:

(أو) متوجها (إلى شمع أو سراج موقد على الصحيح) انهم لا يعبدونها كذلك، بل إذا كانت مضرّمة" وقيل: يكره، كما لو كان بين يديه كالنون فيه جمر أو نار موقد. (١/٣٠٣، محظوط بمكتبة جامعة دار العلوم كراتشي)

العبارة العاشرة

(جاری ہے.....)

وفی البنایة:

(وصار کما إذا صلّی إلی شمع أو سراج علی ما قالوا)

أشار به إلی أن فیه اختلاف المشایخ، حیث

قیل: یکره التوجه إلی السراج والشمع، والمختار

أنه لا یکره، وفی المحیط: إن توجّه إلی

سراج أو قندیل أو شمع لا یکره، وکذا ذکر قاضی

خان من غیر إشارة إلیه، بخلاف ما إذا توجّه

إلی تنّور أو کانون فیه نار تتوقّد، فیه

أنه یکره؛ لأنه یشبه العبادة، لأنه فعل

المجوس فإنهم لا یعبدون إلّا ناراً موقدة.....

وفی المغنی: لا یصلّی إلی تنّور، وهو قول ابن سیرین

وکره السراج والقندیل فی روایة ههنا. (۲/۵۲۹،

مکتبه رشیدیه)

العبارة الحادیة عشر

وفی فتاوی النوازل:

وکذا و بین یدیه کانون وفیه نار موقدة، و

إن کان سراجاً أو قندیلاً لا یکره. (ص۵۲،

مطبعة شمس الإسلام حیدر آباد الدکن ۱۳۵۵ھ)

العبارة الثانیة عشر

(جاری ہے.....)

وفی التاتارخانیة:

فی المجتبیٰ: إذا صلّی وبین یدیه سراج یضیئ فلا بأس به، والأولیٰ أن لایواجهه، وفی الخانیة: ویکره أن یصلّی وبین یدیه تنوّر، وفی السغناقی: مفتوح الرأس، أو کانون فیه نار موقدة.....

وفی السغناقی: واختلف فیمن صلّی وبین یدیه شمع أو سراج، فقیل: یکره، والصحیح أنه لایکره.

(۱/۲۱۲-۲۱۳، قدیمی کتب خانه)

العبارة الثالثة عشر

وفی الهندیة:

ومن توجّه فی صلوٰته إلی تنوّر فیه نار تتوقد أو کانون فیه نار یکره، ولو توجّه إلیٰ قندیل أو إلی سراج لم یکره، کذا فی محیط السرخسی، وهو الأصحّ، کذا فی خزانة الفتاویٰ۔ (۱/۱۰۸)

العبارة الرابعة عشر

وفی غنیة المستملی:

ویکره أن یصلّی وبین یدیه تنوّر أو کانون موقد لأنه تشبّه بعبّاد النار بخلاف الشمع والسراج و القندیل لعدم التشبّه، وذکر فی فتاوی الحجة: أن الأولیٰ عدم مواجهة السراج، فکأنه لما فیه

(جاری ہے....)

من الجزئية۔ (ص۳۷، سہیل اکیڈمی لاہور)۔

العبارۃ الخامسۃ عشر

وفی ھدیۃ ابن العماد:

یکرہ ..... وأن یکون بین یدیہ صورۃ أو نارٌ لا سراج۔ (لعبدالرحمٰن بن محمد العماری الحنفی المتوفی ۱۰۵۱ھ، مع شرحہ نھایۃ المراد ص۲۷۲)۔

وفی نھایۃ المراد فی شرح ھدیۃ ابن العماد:

وأن یصلّی وبین یدیہ تنّور أو کانون موقد، بخلاف الشمع والسراج والقندیل، وفی فتاوی الحجّۃ: الأولیٰ عدم مواجھۃ السراج۔ (ص۲۷۹، مکتبۃ الجفّان والجابی، دبی)۔

العبارۃ السابعۃ عشر

وفی بدائع الصنائع:

ویکرہ أن یغطّی فاہ فی الصلوٰۃ، لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم نھی عن ذالک، ولأن فی التغطیہ منعاً من القراءۃ والأذکار المشروعۃ، ولأنہ لو غطّی بیدہ فقد ترک سنّۃ الید، وقد قال صلی اللہ علیہ وسلّم: کفّوا أیدیکم فی الصلوٰۃ، ولو غطّاہ بثوبٍ فقد تشبّہ بالمجوس لأنھم یتلثمون فی عباداتھم النار والنبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم نھی عن التلثم فی الصلوٰۃ

(جاری ہے ....)

عنوان تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی

إلا إذا كانت التغطية لدفع التثاؤب، فلا بأس به. (۱/۲۱۶، مکتبہ رشیدیہ طبع قدیم)

العبارة الثامنة عشر

وفي حاشية الطحطاوي على المراقي:

(قوله: لا يشمت الخ) في فتاوى الحجة: الأولى ترك ذلك، وقال الحلبي: وكأنه لما فيه من الجزئية. (ص۳۶۳، قدیمی کتب خانہ) والله تعالى أعلم بالصواب.

محمد احمد رضا

دار الإفتاء دار العلوم کراچی ۱۴

۳/۶/۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفرلہ
۳/۶/۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان غفرلہ
۳/۶/۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ غفرلہ
۳-۶-۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
احقر عبد الستار
۳/۶/۱۴۲۸ھ